

حدود و تعزیرات

فتیہ گری کی سزا

(۱)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدٌ مِائَةً وَنَفْسٌ سَنَةً، وَالثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جَلْدٌ مِائَةً وَالرَّجْمُ. (مسلم، رقم، ۱۶۹۰، رقم مسلسل ۴۴۱۴)

حضرت عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے لو، مجھ سے لو، مجھ سے لو، اللہ نے ان (عورتوں) کے لیے راہ نکال دی ہے۔ (اس طرح کے مجرموں میں) کنوارے کنواریوں کے ساتھ ہوں گے اور انھیں سوکوڑے اور جلاوطنی کی سزا دی جائے گی۔ اسی طرح شادی شدہ مرد و عورت بھی سزا کے لحاظ سے ساتھ ساتھ ہوں گے اور انھیں سوکوڑے اور سنگ ساری کی سزا دی جائے گی۔

توضیح:

یہ حدیث ان فتیہ عورتوں کے بارے میں خدا کے فیصلے کو بیان کر رہی ہے جن کے بارے میں سورہ نساء (۱۵:۴)

میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ انھیں ان کے گھروں میں بند کر دو حتیٰ کہ انھیں موت آجائے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں کوئی حکم نازل کر دے۔ پھر جب سورہ نورا اور سورہ مائدہ، دونوں نازل ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ نے سورہ نور (۲۴:۲۴) میں موجود سزا کی سزا اور سورہ مائدہ (۵:۳۳) میں موجود فساد فی الارض کی سزا، دونوں کو جمع کرتے ہوئے ان فقہ عورتوں کے بارے میں اپنا یہ فیصلہ سنا دیا کہ ان میں سے کنوارے مجرموں کو سوکوڑے اور جلا وطنی کی سزا دی جائے گی اور شادی شدہ مجرموں کو سوکوڑے اور سنگ ساری کی سزا دی جائے گی۔

حدیث پر غور کرنے سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ عورتوں میں سے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ، دونوں طرح کے مجرموں کو سزا کی سزا تو سوکوڑے ہی دی گئی ہے، البتہ ان کے تجزیہ گرمی اختیار کرنے کے جرم کی سزا میں ان کے ان احوال کا فرق ملحوظ رکھتے ہوئے غیر شادی شدہ کو جلا وطنی کی سزا دی گئی ہے اور شادی شدہ کو جرم کی سزا دی گئی ہے۔

قصاص و دیت کے اطلاق کی نفی

(۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبَيْتُ جُبَارٌ وَالْمُعَدُّنُ جُبَارٌ... (بخاری، رقم ۱۴۹۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور نے مارا ہو تو اس کے مالک پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے، کنویں میں گرا ہو تو اس کے مالک پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے، کان میں حادثہ پیش آجائے تو اس کے مالک پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے....

توضیح:

اس حدیث میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ دیت کا قانون کس کس صورت میں لاگو نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ کسی آدمی کا جانور اگر کسی دوسرے کو نقصان پہنچا دے، تو اس کے مالک پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ

نقصان پورا کرے، اگر کوئی شخص کسی کے کنویں میں گر کر مر جائے تو کنویں کے مالک پر کوئی ذمہ داری نہ ہوگی کہ وہ اس کی دیت وغیرہ دے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کان میں کام کرتا ہے اور وہاں اس کو کوئی قدرتی حادثہ پیش آجاتا ہے جس میں کان کے مالک کا کوئی قصور نہیں ہے تو پھر اس پر بھی دیت وغیرہ کی کوئی ذمہ داری نہ ہوگی۔

حدود کا بے لاگ نفاذ

(۳)

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَ، قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَكَلَّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟ قَالَ أُسَامَةُ: اسْتَغْفِرُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ خَطِيْبًا فَأَنَّنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقَطَعْتُ يَدَهَا فَحَسَنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بخاری، رقم ۴۳۰۴ - مسلم، رقم ۱۶۸۸، رقم مسلسل ۴۴۱۰)

زہری کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عروہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) نے خبر دی کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فتح مکہ کے موقع پر چوری کی، اس کی قوم کے لوگ گھبرائے ہوئے اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما) کے پاس آئے تاکہ وہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس کی سفارش کریں (کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے)۔ عروہ کہتے ہیں کہ جب حضرت اسامہ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس کی بات کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے کہا: کیا تم اللہ کی قائم کردہ حدوں میں سے ایک حد کے بارے میں مجھ سے سفارش کرنے آئے ہو؟ اسامہ نے کہا: یا رسول اللہ، میرے لیے (اللہ سے) مغفرت کی دعا کیجیے۔ پھر دوپہر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا۔ اس میں اللہ کے شایان شان اس کی تعریف کی اور پھر فرمایا: اما بعد! تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاک کر دیے گئے کہ جب ان میں سے کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، اگر محمد کی بیٹی فاطمہ نے بھی چوری کی ہوتی تو میں لازماً اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر حد قائم کرنے کا حکم دیا، تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) اس کے بعد اس نے بہت خالص توبہ کی تھی، چنانچہ اس کی وہ توبہ بہت عمدہ رہی۔ پھر اس نے شادی بھی کر لی۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ اس کے بعد بھی یہ عورت میرے پاس آیا کرتی تھی تو میں اس کی ضرورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا کرتی تھی۔

توضیح:

سورہ نور میں زنا کی سزا کے نفاذ کے حوالے سے ارشاد باری ہے:

وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ . ”اللہ کے اس قانون کو نافذ کرنے میں ان کے ساتھ

(النور ۲۴:۲) کسی نرمی کا جذبہ تمہیں دامن گیر نہ ہونے پائے۔“

مراد یہ ہے کہ کسی مسلمان کے لیے اللہ کے قانون کو نافذ کرتے ہوئے مجرم کے لیے کسی قسم کی کوئی نرمی، مداخلت یا چشم پوشی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ سزا کے معاملے میں نہ مرد و عورت کا کوئی فرق کیا جائے گا، نہ امیر اور غریب کا۔ خدا کے مقرر کردہ حدود کا بے لاگ اور بے رورعایت نفاذ ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت کا لازمی تقاضا ہے، جس سے گریز کرنے والوں کا ایمان ہی معتبر نہ ہوگا۔

چنانچہ، جب چوری کے ایک معاملے میں شریعت کی بیان کردہ حد میں مجرم کی ناجائز رعایت کا مطالبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا تو آپ نے اس پر سخت تنبیہ فرمائی اور یہ واضح کیا کہ حدود کا نفاذ بے لاگ طریقے سے ہونا چاہیے۔